جامعہ عثمانیہ

خاص جلسہ تقسیم اسناد

۷- دے سنہ ۱۳۵۱ف

خطبہ

عالی جناب نواب مہدی یار جنگ بہادر

معین امیر

خطبہ صدارت

عالیجناب امیر جامعہ!

جامعہ عثمانیہ، جو سنہ ۱۳۳۷ھ میں **اس** مقصد کے ساتھ قائم کی گئی کہ اردو کے ذریعہ اعلیٰ التعلیم کا انتظام کرے اور تمام شعبہ ہائے علم میں بلند پایہ تحقیق کو فروغ دے اعلیٰ حضرت بندگانعالی خلد اللہ ملکہ کے عہد فیض گستر کا ایک جلیل القدر کارنامہ ہے۔ ابھی اس کو قائم ہوئے ایک ربع صدی بھی نہیں ہوئی کہ اس قلیل مدت میں اس جامعہ نے ایسی کامیابی حاصل کرلی ہے کہ اس سے نہ صرف تعلیم کے تمام نصب العین بدل گئے، بلکہ یہ دوسرے اقطاع ہند کے لئے شمع ہدایت کا کام دے رہی ہے۔ جامعہ کی یہ غیر معمولی ترقی اعلیحضرت بندگانعالی خلد اللہ ملکہ کی شاہانہ فیاضی اور رہنمائی کی رہین منت ہے، جن کی ذات شاہانہ نے ہمیشہ اہل ملک کی تعلیم و تربیت میں عمیق توجہ مبذول فرمائی ہے۔

ہم اس بات کو بڑے فخر و مسرت کے ساتھ یاد کرتے ہیں کہ جامعہ

کے ابتدائی زمانہ میں ہی اعلحضرت قدر قدرت خلد اللہ ملکہ نے جامعہ سے "سلطان العلوم" کی اعزازی طیلسان قبول فرما کر جامعہ کا وقار بہت بلند فرمایا۔ دوسرا شاندار واقعہ یہ ہے کہ گذشتہ سال اسی دن ہز ہائنس شہزادہ برار دام اقبالہ کو ال ال - ڈی کی ڈگری پیش کی گئی اور آج یہ تجویز ہے کہ خانوادۂ شاہی کے ایک اور رکن رکین یعنی حضرت والاشان نواب معظم جاہ بہادر دام اقبالہ کا اسم گرامی جامعہ کے اعزازی طیلسانیوں کی فہرست میں شامل کیا جائے۔

حضرت والاشان معظم جاہ بہادر دام اقبالہ کی تعلیم و تربیت خود اعلحضرت بندگانعالی خلد اللہ ملکہ کے زیر سایہ عاطفت و شفقت قابل و یگانۂ روزگار اساتذہ کی نگرانی میں عمل میں آئی۔ شہزادہ ممدوح الشان نے ہندوستان اور یورپ کی وسیع سیاحت فرمائی اور لایق ارباب سیاست کی رہنمائی میں ملک کے نظم ونسق سے واقفیت حاصل کی۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کی ذات والاصفات میں مشرقی تعلیم اور مغربی ثقافت کے تمام محاسن جمع ہیں۔

اعلحضرت قدر قدرت خلد اللہ ملکہ نے براہ خسروانہ آپ

کو سنہ ۱۳۴۳ ف میں مجلس آرائش بلدہ کا صدر مقرر فرمایا - چنانچہ آپ اس جلیل القدر عہدہ کی تمام ذمہ داریاں نہایت قابلیت اور انہماک کے ساتھ انجام دے رہے ہیں - رفاہ عام کے کاموں کیلئے آپ نے جن مساعی سے کام لیا وہ آج آپ کے سررشتہ میں دوررس نتائج کی صورت میں نمایاں ہیں - باغ عام اور موسیٰ ندی کے چمن میں روشنی کا انتظام ، معظم جاہی مارکٹ کی تعمیر ، جس کی برسوں سے ضرورت تھی ، گندے محلوں کی صفائی ، سستے کرایہ کے مکانوں کی تعمیر اور دیگر عصری سہولتوں کی فراہمی مثلاً مرکز بہبودی اطفال ، گلشن اطفال اور مجردگاہیں ان وسیع منصوبوں کے چند نمونے ہیں جو شاہزادہ والاشان کی لائق رہنمائی میں تجویز ہوئے اور عمل میں آئے -

حضرت والاشان دام اقبالہ ، فنون لطیفہ کے بڑے دلدادہ ہیں اور اہل حیدرآباد میں آپ کی خاص مقبولیت شاعری کے اس بیش بہا ذوق کی بدولت ہے جو آپ میں ودیعت ہوا ہے - آپ کو شاعری کا فطری ذوق ہے - بچپن ہی سے شعر و سخن کی طرف طبیعت مائل تھی اور اب تو شاعری آپ کا محبوب مشغلہ بن گئی ہے -

الفاظ کی شوکت اور جذبات کی لطافت آپ کے کلام کے محاسن ہیں۔ اُردو شاعری میں غزل ہی ایسی صنف سخن ہے جہاں روح شاعری جلوہ گر ہوتی ہے اور حضرت والاشان غزل ہی میں شاعری کرتے ہیں۔ جہاں آپ کے بلند خیالات اور گہرے جذبات کو جگہ ملتی ہے۔ آپ کی غزلیات میں ایک طرف چست بندشیں اور زبان کی سلاست ہے تو دوسری طرف خیالات کی نزاکت اور جذبات کی رفعت بدرجۂ اتم پائی جاتی ہے۔

خود اعلیحضرت خلد اللہ ملکہ نے آپ کے محاسن کلام اور تخیل کی لطافت اور وسعت کی بارہا داد دی ہے۔ آپ کی غزلیں وقتاً فوقتاً اُردو کے ممتاز جرائد میں شائع ہوتی رہتی ہیں جن کو مشرقی شاعری کے دلدادہ نہایت شوق سے پڑھتے ہیں۔

حضرت شاہزادہ والاشان اپنی مدبرانہ صلاحیت کا کافی ثبوت دے چکے ہیں اور یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ آئندہ چلکر آپ ایسے کارہائے نمایاں انجام دینگے جو خاندان آصفیہ کی اعلیٰ روایات کے شایان شان ہوں۔

اب ہیں، جناب عالی، حضرت شاہزادہ معظم جاہ بہادر کا،

جن کو مجلس رفقاء اور مجلس اعلیٰ جامعہ عثمانیہ نے بلحاظ قابلیت اور علمی وقار اعزازی طیلسان ال ال - ڈی کا مستحق قرار دیا ہے، تعارف کراتا ہوں اور التماس کرتا ہوں کہ ممدوح الشان کی خدمت میں طیلسان پیش کیجائے - یہ تجویز پیش کرتے ہوے مجھے خاص مسرت محسوس ہو رہی ہے اس لیے کہ مجھے ایک زمانے میں حضرت والاشان کے اتالیق ہونے کا فخر حاصل رہا ہے -